اردو شاعری

شعر شعور سے مشتق ہے جس کے معنی جاننے اور دریافت کرنے کے ہیں، اور اصطلاح میں شعر اس کلام موزوں کو کہتے ہیں جو اوزان مقررہ میں سے کسی وزن پر ہو، مقفّٰی ہو اور بالقصد نظم کیا گیا ہو یعنی اس کے کہنے کا کوئی مقصد بھی ہو۔ بہ الفاظ دیگر جذبات اور واردات قلبیہ کو بقید الفاظ اس طرح ادا کرنا کہ سامع پر وہی اثر طاری ہو جائے جو کہنے والے کے دل میں موجود ہے اس کا نام شاعری ہے۔

شاعری خیالات وجذبات، اقدار و روایات، مدح وذم، حالات وواقعات وغیرہ کو غیر معمولی انداز میں موزوں کر کے پیش کرنا شاعری کہلاتا ہے۔ شاعری واقعات وحالات کی ترجمان ہوتی ہے، اور اس معاشرے اور ماحول کی عکاسی کرتی ہے جس میں شاعر رہتا ہے، شاعر کے وہ جذبات جو اسے شعر کہنے پر آمادہ کریں وہ بھی شاعری کا جز و ہوتا ہے۔ بقول شاعر کہ:

غزل میں صرف بندش والفاظ ہی نہیں کافی

جگر کا کچھ خون بھی چاہئے اثر کے لئے

شاعری دو چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے اول تخیل ومحاکات اور دوئم وزن۔

تجربات ومشاہدات اور مطالعہ کی بنیاد پر معلومات کے ذخیرہ سے کوئی خیال اخذ کرنا اور پھر اسے الفاظ کے دلکش اور موثر پیرایہ میں پیش کرنا محاکات کہلاتا ہے۔ قوت متخیلہ جس قدر اعلی درجہ کی ہوگی اس قدر شاعری بھی اعلی درجہ کی ہوگی، یہ وہ طاقت ہے جو شاعر کو وقت اور زمانہ کی قید سے آزاد کرتی ہے، اور ماضی ومستقبل کو اس کے لئے زمانۂ حال میں کھینچ لاتی ہے۔ مختصر یہ کہ ذہن میں کوئی خیال لانا تخیل ہے اور پھر اسے دلکش انداز میں پیش کرنا محاکات ہے۔

وزن۔ شاعری کی اصطلاح میں وزن دوکلموں کی حرکات وسکنات کے برابر ہونے کو کہتے ہیں۔ غور طلب ہو کہ کسی کلام میں اگر چہ کتنے ہی بلند مضامین کو خوب سے خوب تر انداز میں بیان کیا گیا ہو لیکن اگر وہ کسی وزن وآہنگ میں نہیں تو اسے شاعری نہیں کہا جائے گا بلکہ اس پر نثر کا اطلاق ہوگا۔

مجموعی طور پر شاعری ایک خداداد صلاحیت ہے، جس کا جوہر لکھنے والے کا تخیل ہوتا ہے، خیالات کی وسعت اور کسی

واقعے یا چیز کے متعلق اس کی سوچ کا پھیلاؤ۔ شاعر اس خداداد صلاحیت کے ذریعے ایسے واقعات بھی جو اس نے دیکھے نہیں ہوتے ان کو اس طرح بیان کرتا ہے جیسے اس کے سامنے وقوع پذیر ہوئے ہوں۔ یہ تخیل ہی اسے زمانے کی قید سے آزاد کرتا ہے، مثلاً عام انسان کے لئے صبح کا وقت صرف طلوع آفتاب ہے لیکن شاعر کے لئے یہ وقت بہت ہی گرہوں کی گتھی سلجھاتا نظر آتا ہے، جیسا کہ جوشؔ نے کہا ہے:

ہم ایسے اہل نظر کو قبول حق کے لئے

اگر رسول نہ آتے تو صبح کافی تھی

تخیل کے ساتھ شاعری کے لئے مطالعۂ کائنات بھی ایک اہم شرط ہے، یعنی شاعر اپنے اردگرد، دنیا جہان اور قدرت کی آفاقی سچائیوں کا باریک مطالعہ رکھتا ہو۔ تخیل اور مطالعۂ کائنات کے بعد شاعر کو الفاظ کا چناؤ اور اظہار کا طریقہ معلوم ہونا چاہئے، یعنی کہ اپنے خیالات کو دوسرے کے سامنے کیسے اور کس انداز میں پیش کرنا ہے، شاعر اگر اپنے مشاہدے یا تخیل کو مناسب اور موزوں الفاظ کا جامہ نہیں پہنا سکتا تو تو کلام بے معنی ہو جاتا ہے۔

شاعری کی اہمیت اور معاشرے پر اس کے اثرات سے کسے انکار ہو سکتا ہے لہذا ایونیسکون (UNESCO) نے فنوں اور ثقافتوں میں شاعری کے اہم کردار کو تسلیم کرتے ہوئے ۱۹۹۹ء میں شاعری کا عالمی دن منانے کا فیصلہ کیا اور شاعری کی ترویج اور شاعروں کی پذیرائی کے لئے ہر سال ۲۱ / مارچ کو شاعری کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بحوالہ:

۱۔ مقدمہ شعر و شاعری

۲۔ مضموں شاعری کیا ہے، از ربیعہ کنول مرزا